بہت کچھ لکھ سکتے تھے، اور ان پر حق تھا کہ لکھتے۔ عصمت چغتائی، اور قرۃ العین حیدر کے تاثرات۔ مجاز سے کم سے زیادہ متعلق ہیں۔ سبطِ حسن جو مجاز کے عرصۂ دراز کے رفیق اور رازداں ہیں، صرف مختصر سا "معذرت نامہ" لکھ کر رہ گئے۔ تنقیدی جائزے میں زیادہ تر مختلف اصحاب کے وہ مقالات و مضامین ہیں۔ جو مجاز کے مجموعۂ کلام میں بطور پیش لفظ یا مقدمہ کے، یا کسی دوسری جگہ شائع ہو چکے ہیں۔

تاثرات کے ماتحت، بعض ادیبوں اور نقادوں کے وہ رسمی تاثرات ہیں، جو ایسے مواقع پر بالعموم کم و بیش یکساں لب و لہجہ میں ظاہر کئے جاتے رہتے ہیں۔

انتظاریہ میں نام، ملک راج آنند، جذبی، اختر انصاری اور کرشن چندر کے نظر آتے ہیں، لیکن آنند صاحب کا انداز بیان وہ ہے کہ

مگر ان کا کہا یہ آپ سمجھیں یا خدا سمجھے

جذبی نے چند سطروں میں، "فرمائشی" مضمون لکھنے سے معذرت کی ہے۔ اختر انصاری، تعلقات و مراسم ہی کے منکر نظر آتے ہیں، اور کرشن چندر نے بھی چند الفاظ میں اس حادثۂ جانکاہ پر صہبا صاحب (مدیر افکار، و مرتب کتاب) سے حق تعزیت ادا کر دیا ہے۔

مجاز پر جو ماتمی نظمیں درج کی گئی ہیں، ان میں سراج لکھنوی کے سوا کوئی اور نظم، زبان اور بیان اور خلوص و تاثر کے لحاظ سے کسی خاص پایہ کی نہیں۔

آخر میں چند مادہ ہائے تاریخ وفات ہیں۔ ان میں بے ساختگی صرف حفیظ ہوشیارپوری کے مادۂ تاریخ میں ہے، باقی صرف برائے بیت ہیں۔

"مجاز یئے" کے عنوان سے کتاب کے مرتب نے، مجاز کی بذلہ سنجی، خوش طبعی، اور شوخی و زندہ دلی کے کچھ نمونے درج کئے ہیں۔ اور کوئی شبہ نہیں یہ خاصے دلچسپ ہیں، لیکن آخری لطیفہ وہ ہے جو مختلف شہروں اور مختلف لوگوں کی نسبت سے کم از کم یو پی میں، مجاز کی پیدائش سے بھی پہلے سے زبان زد خاص و عام ہے۔ اسے دیکھ کر دوسرے لطائف کا لطف بھی کرکرا ہوا جاتا ہے کہ نہ جانے۔ وہ بھی مجاز کے ہیں یا نہیں؟

اقبال کا سیاسی کارنامہ

ناشر کاروان ادب کراچی، ضخامت ۵۳۳ صفحات، قیمت چھ روپے۔

اس کتاب کے مصنف جناب محمد احمد خاں ایم۔ اے ایل ایل بی ہیں، کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ فاضل مصنف نے بڑی دیدہ ریزی اور کاوش سے اقبال کی شخصیت کے سیاسی پہلوؤں کو نمایاں کیا

ہے، اور یہ ثابت کرنے کی بڑی حد تک کامیاب کوشش کی ہے کہ اسلامی ہند کے سیاسیات پر اقبال کے اشعار اور افکار نے بہت دیرپا اور گہرا، نقش قائم کر دیا تھا۔ پاکستان کے نظریہ پر مصنف نے بڑی طویل اور تفصیلی بحث کی ہے، اور بجا طور پر اس تخیل اور اس کے مضمرات و اثرات و نتائج کو اقبال کا سیاسی کارنامہ قرار دیا ہے۔ کتاب کا موضوع بہت وسیع ہے، اس لیے اس میں مزید تفصیل کی بھی کافی گنجائش ہے، لیکن جو کچھ اور جس حد تک اس کتاب میں مواد اور مسالہ موجود ہے، وہ اقبال کی سیاسی شخصیت کو سمجھنے کے لیے بہت کافی ہے۔ اور اس سے بخوبی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامیان ہند کی سیاسی جد و جہد میں اقبال نے کس قدر نمایاں حصہ لیا۔ یہ موضوع جتنا شگفتہ تھا، انداز بیان اتنا شگفتہ نہیں ہے۔ لیکن اس کمی کو، بڑی حد تک مصنف کی عرق ریزی، محنت، تلاش اور جستجو کے کمال نے پورا کر دیا ہے۔

کتاب میں تصحیح اور طباعت کی غلطیاں بہت کم ہیں، لیکن بعض مقامات پر فاضل مصنف سے تسامح ہو گیا ہے، مثلاً، مسٹر فضل الحق کو کہیں سر فضل حسین لکھا ہے، کہیں سر فضل الحق۔ لیکن یہ معمولی غلطیاں ہیں، ان سے کتاب کی افادیت اور اہمیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

کاروان ادب، حیدر آباد ٹرسٹ کا ایک ذیلی ادارہ تھا۔ اس نے اپنی مختصر سی مدت حیات میں، کئی اچھی کتابیں شائع کیں اور یہ کتاب ان میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ اس اشاعت سے اقبالیات میں مفید اضافہ ہوا ہے۔ اور اقبال کے نئے تذکرہ نگاروں نے اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہے۔

ایک آہنگ مجاز

اردو ادب میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب

جس میں آپ مجاز کی زندگی، شخصیت اور اس کے
فن کے ہر پہلو سے آشنا ہو سکیں گے
اسرار الحق مجاز —— بہت بڑا فنکار تھا

دوستوں نے اُسے کیا سمجھا —— تنقید نگاروں نے اُسے کیا جانا —— عقیدت مندوں نے اسے کتنا چاہا —— دنیا نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا

مجاز ایک آہنگ میں سبھی کچھ موجود ہے!

مرتب: صہبا لکھنوی مکتبہ افکار رابسن روڈ کراچی قیمت دس روپے

طابع و ناشر: ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم — مطبوعہ: حمایت اسلام پریس لاہور — مقام اشاعت: کلب روڈ لاہور